34590- کسی کام کا ٹھیکہ لینے والے کے لیے جائز ہے کہ وہ یہ کام کسی اور کو اجرت پر دے دے

سوال

کیا پروجیکٹ کی فروخت جائز ہے ؟
مثلا کہ اگر کوئی شخص کسی کمپنی سے اپنے نام تین سوملین میں کسی کام کا ٹھیکہ لے اور اسے پورا کرنے کے لیے آگے ٹھیکہ داروں کو اڑھائی سوملین میں دے دے ؟

پسندیدہ جواب

پراجیکٹ فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں ، اوراسی طرح جو شخص کی عمارت کی تعمیر وغیرہ کے لیے اجرت پر حاصل کرے تو اس کے لیے وہ کام کسی اور سے کروانے میں کوئی حرج نہیں، لیکن اس کی دو شرطیں ہیں :

پہلی شرط :

کہ کمپنی نے یہ شرط نہ رکھی ہو کہ معاہدہ کرنے والا شخص اس کام کو خود پورا کرے گا، اور یہ منصوبہ اور پراجیکٹ کسی اور کو فروخت نہیں کرے گا، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"مسلمان اپنی شرطوں پر (قائم رہتے) ہیں"

سنن ابوداود حدیث نمبر (3594) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اس صحیح ابوداود میں اسے صحیح قرار دیا ہے .

مستقل فتوی کمیٹی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

ایک شخص نے عمارت ایک لاکھ کرایہ میں حاصل کی اوراسے آگے ڈیڑھ لاکھ میں کرایہ پر دینے کا کیا حکم ہو گا، آیا یہ جائز ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا :

جس نے کوئی چیز کرایہ پر حاصل کی تو اسے یہ حق حاصل ہے کہ وہ کسی اور کو کرایہ پر دے سکتا ہے ، چاہے وہ اسی کرایہ میں دے یا اس سے زائد وصول کرے یا کم ، اورمدت اتنی ہی ہو جس پر ان کا اتفاق ہوا ہے ، انہیں کرایہ پر دے جو اس کے قائم مقام بن کر اس سے فائدہ حاص کریں ، نہ کہ اس سے زیادہ جو اسے نقصان اور ضرر دے ، کیونکہ وہ صرف حاصل کردہ چیز کا نفع کا مالک ہے ، تو اس طرح اس کے لیے وہ نفع خود اٹھانا یا کسی اور کو دینا جائز ہے .

لیکن اگر مالک نے یہ شرط رکھی ہو کہ وہ کسی اور کو کرایہ پر نہیں دے سکتا، یا پھر وہ پھر ایسے کام کاج کرنے والوں کو کرایہ پر ادا نہ کرے جن کی اس نے تحدید کردی ہو، تو وہ دونوں اپنی شروط پر قائم رہیں گے "اھ

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

مسئلۃ :

اگر کسی شخص کو کسی اجرت پر کسی کام کا ذمہ دیا گیا ہو: کہ اسے یہ کہا جائے : ہم اس گھر کی روزانہ صفائی چاہتے ہیں، اور آپ کو ماہانہ سو ریال ملیں گے، تو اس شخص نے پچاس ریال پر ایک شخص صفائی کے لیے رکھ لیا تو کیا یہ جائز ہے یا نہیں ؟

جواب :

جی ہاں جائز ہے، یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے ہم یہ کہیں کہ : باقی مدت وہ کرایہ کی قیمت سے زیادہ میں کرایہ پر دینا جائز ہے، اور لوگوں کا عمل بھی اسی پر ہے، مثلا ہم یہ دیکھتے ہیں کہ حکومت ایک کمپنی کے ساتھ مساجد کی صفائی کا معاہدہ کرتی ہے کہ ہر مسجد کی صفائی ماہانہ اتنی اتنی رقم میں ہوگی، پھر یہ کمپنی ملازم لاکر معاہدہ کے مطابق عمل کرتی ہے اور اس رقم کی چوتھائی سے بھی کم رقم میں یہ کام ملازموں سے کرواتی ہے جو حکومت اور کمپنی کے مابین اتفاق ہوا تھا، اور یہ موجود بھی ہے، لیکن جب غرض مختلف ہو جائے تو پھر جائز نہیں.

اس کی مثال یہ ہے کہ :

میں نے ایک شخص کو زادا لمستقنع (یہ فقہ کی کتاب ہے) نقل کرنے کے لیے اجرت پر رکھا، اور میں جانتا ہوں کہ اس شخص کا خط اچھا ہے، اور اس کی غلطیاں کم ہیں، تو اس نے اسے لکھنے کے لیے ایک اور شخص کو اس اجرت سے کم اجرت پر رکھا جو میں نے اسے دی تھی، اور مستاجر نے جس شخص کو اجرت پر رکھا اس کا خط بھی خوبصورت ہے تو علماء کرام کہتے ہیں کہ یہ جائز نہیں ہے. اھ

دیکھیں : الشرح الممتع (327/4).

کیونکہ لکھنے اور نقل کرنے میں صرف خط کی خوبصورتی ہی معتبر نہیں، بلکہ خط کی خوبصورتی، اور املاء کے قواعد و ضوابط، اور مناسب علامتوں کا لگانا مثلا نقطہ، اور فاصلہ.. وغیرہ بھی معتبر ہے.

واللہ اعلم.